خطاب کارکنوں سے

پروفیسر خالد شبیراحمد

ہزار جورو ستم کے ہوتے بھی اپنا چھرا گلاب رکھنا
اندھیرے سارے سمیٹ لینا، قدم قدم آفتاب رکھنا

خزاں رسیدہ بہار میں بھی نہ تلملانا سکوں میں رہنا
ضعیف ہاتھوں پہ عزمِ نو کی بہار کا ماہتاب رکھنا

زمیں کی خاطر فلک پہ سارے ہیں جتنے تارے اتار لینا
ہر ایک دستِ سوال پر کوئی خوبصورت جواب رکھنا

مہیب راتوں میں ہولے ہولے، سنبھل سنبھل کر قدم اٹھانا
لہو سے اپنے دیا جلا کے جنوں کے روشن نصاب رکھنا

تم اپنے اندر کی وسعتوں سے سنوار لینا بگاڑ اپنا
ہوس کی ساری خباثتوں سے بچا کے اپنا شباب رکھنا

مسافتوں کے کٹھن مراحل میں تھامے رکھنا خودی کی مشعل
کدورتوں کی تپش سے ہر دم بچا کے دل کی کتاب رکھنا

جہاں میں ہر سو ہی پھیل جانا محبتوں کا اٹھائے پرچم
مگر کبھی بھی نہ دل میں اپنے نوازشوں کا حساب رکھنا

ہے کیا ضروری کہ ہر تمنا ہی دل کی پوری ہو اس جہاں میں
روانیوں پہ اب آنسوؤں کی نہ خواہشوں کے حساب رکھنا

ہر ایک مشکل میں ابتلاء میں عزائم اپنے بلند رکھنا
تم اپنی ٹھوکر پہ ہر طرح کا عذاب رکھنا عتاب رکھنا

وہ جن عقائد کی عظمتوں سے بندھا ہوا ہے تمہارا دامن
انہی عقائد کا اپنے سر پر سرور آور سحاب رکھنا

سخن کو اپنے سکھائے رکھنا کمالِ حسنِ سخن نوازی
خود اپنی دنیا سے دور لیکن نظر کا اپنی سراب رکھنا

وہ جس کی خاطر چلے تھے گھر سے اسی پہ اپنی نگاہ رکھنا
جہاں ہے خالد وفا کی منزل نظر میں اپنے وہ خواب رکھنا